# اصحاب سبت

قرآنِ مجید میں بنی اسرائیل کو یاد دلایا گیا ہے:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ ٱلَّذِينَ ٱعْتَدَوْا۟ مِنكُمْ فِى ٱلسَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا۟ قِرَدَةً خَـٰسِـِٔينَ ﴿٦٥﴾
فَجَعَلْنَـٰهَا نَكَـٰلًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾

''اورتم اپنے میں سے ان لوگوں کے بارے میں تو جان چکے ہو جنہوں نے سبت کے معاملے میں بے اعتدالی کی تھی تو ہم نے ان سے کہہ دیا ''ہو جاؤ، رہو دھتکارے ہوئے بندر''۔ اور ہم نے اِس (بات) کو اُس اور بعد والے زمانے کے لوگوں کے لئے (بے اعتدالی سے بچنے کیلئے ایک رکاوٹ) عبرت بنا دیا اور متقین کے لئے ایک نصیحت'' (البقرۃ۔۶۵۔۶۶)

وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا۟ فِى ٱلسَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَـٰقًا غَلِيظًا

''اور ہم نے ان سے کہا ''سبت میں حد سے نہ نکلنا اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا'' (حوالہ النساء۔۱۵۴)

جناب راغب نے کہا ہے کہ 'سبت' کے معنی کاروبار چھوڑنا بھی ہیں اور سنیچر، ہفتہ کے دن میں ہونا، سنیچر کا دن گزارنا، سنیچر کے دن میں داخل ہونا بھی۔ قرآنِ مجید نے مادہ ''س ب ت'' میں سموئے ہوئے تصور، معنی اور مفہوم کو اس مماثلت سے بیان فرمایا:

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾ ''اور تمہاری نیند کو موجب استراحت، آرام وسکون بنایا ہے'' (سورۃ النباء۔۹)

"And We have made your sleep cause of rest/restraint to free action"

راحت وسکون کا مطلب ہوتا ہے کہ انسان حرکت وعمل چھوڑ کر آرام کرے۔ نیند حرکت عمل اور انسان کی قوت ارادہ کو عارضی طور پر سلب کر لیتی ہے اور اس دوران انسان دوسروں یعنی معاشرے سے الگ ہوتا ہے۔ اس لئے اس لفظ کے معنی ترک عمل اور قطع کرنے کے بھی ہو گئے بنی اسرائیل کیلئے ایک یوم کیلئے کاروبار معشیت کو چھوڑنے کا حکم تھا اور سورۃ البقرۃ کی آیت ۶۶ میں بتایا گیا کہ اُن کے کچھ لوگوں نے اس عہد، حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سبت کے معاملے میں بے اعتدالی برتی تھی۔ یہ لوگ سمندر کے کنارے آباد تھے

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ ٱلْقَرْيَةِ ٱلَّتِى كَانَتْ حَاضِرَةَ ٱلْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِى ٱلسَّبْتِ

''اور ان سے اس بستی کا حال پوچھو جو سمندر کے کنارے آباد تھی جب اُس میں بسنے والے لوگ سبت میں حد سے نکل جاتے

إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ

جب سبت کے دن مچھلیاں تیرتی ہوئی سطح پر آ جاتیں اور باقی دنوں میں جب سبت نہ ہوتا تو وہ اوپر نہ آتیں۔

كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا۟ يَفْسُقُونَ

"اِس طرح ہم انہیں آزماتے کیونکہ وہ (فسق) نافرمانیاں کرتے تھے" (الاعراف۔۱۶۳)

فاسقین اللہ کے عہد کو پختہ ہونے کے بعد توڑتے ہیں یعنی جو حکم پختگی سے رائج ہو چکا ہو اس کی خلاف ورزی کر کے اسے توڑتے ہیں (حوالہ البقرۃ۔۲۷)۔سمندر کے کنارے بنی اسرائیل کی اس بستی کے لوگوں کی اس عہد کی خلاف ورزی پر کچھ لوگ انہیں منع اور نصیحت کرتے

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ ٱللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا۟ مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾

"اور جب اُن کے ایک گروہ نے کہا "تم کیوں ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا جنہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا "تمہارے رب کی جانب اپنی ذمہ داری پوری کرنے کیلئے اور اس لئے کہ شاید وہ ڈر جائیں (اور باز آ جائیں)" (اعراف۔۱۶۴)

فَلَمَّا نَسُوا۟ مَا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦٓ أَنجَيْنَا ٱلَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ ٱلسُّوٓءِ وَأَخَذْنَا ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ بِعَذَابٍۭ بَـِٔيسٍۭ بِمَا كَانُوا۟ يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾

"پھر جب وہ اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی بھول گئے تو ہم نے برائی سے منع کرنے والوں کو بچا لیا اور ان ظالموں کو ان کی نافرمانیوں (فسق) کی وجہ سے سخت عذاب میں پکڑ لیا" (الاعراف۔۱۶۵)

فَلَمَّا عَتَوْا۟ عَن مَّا نُهُوا۟ عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا۟ قِرَدَةً خَـٰسِـِٔينَ ﴿١٦٦﴾ (الاعراف۔۱۶۵)

پھر جب وہ اس بات میں جس سے انہیں منع کیا تھا بالکل ہی سرکش ہو گئے تو ہم نے کہہ دیا کہ ہو جاؤ، رہو دھتکارے ہوئے بندر"

فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا۟ قِرَدَةً خَـٰسِـِٔينَ "پھر ہم نے ان سے کہا کہ ہو جاؤ، رہو دھتکارے ہوئے بندر"۔

مفسرین کی اکثریت نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ایک یوم کیلئے کاروبار معشیت پر پابندی کے حکم کو توڑنے والوں کی شکل وصورت کو مسخ کر کے خدوخال میں بندر بنا دیا گیا تھا۔دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ ایسے لوگوں کو لعنت وملامت، پھٹکار اور نفرین کے لہجے میں دھتکارے ہوئے ذلیل وخوار بندر کہا گیا ہے جیسے دوسرے مقامات پر کچھ لوگوں کی مثال گدھے اور کتے کے مثل بیان کی گئی ہے۔اُن لوگوں کو یہ سزا اس وقت دی گئی جب عذاب میں جکڑے جانے کے باوجود سرکشی میں مزید آگے بڑھ گئے۔ذلیل وخوار، دھتکارے ہوئے بندروں سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ وہ ملعون ہو کر لوگوں میں ذلت وخواری کی زندگی جیئے۔اہل کتاب کو قرآنِ مجید پر ایمان لانے کیلئے سخت الفاظ میں تنبیہ کرتے ہوئے سورۃ النساء کی آیت ۴۷ میں یہ بھی کہا گیا کہ ایمان لے آؤ قبل اس کے ہم چہروں کو بگاڑ کر پیچھے کی طرف موڑ دیں

أَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ كَمَا لَعَنَّآ أَصۡحَـٰبَ ٱلسَّبۡتِۚ

''یا ان پر ایسے لعنت کر دیں جیسے اصحاب سبت پر لعنت کی تھی''

لعنت (مادہ۔ل ع ن) کے معنی ہوتے کسی کو ناراضگی کی بنا پر اپنے آپ سے دور کر دینا، دھتکار دینا ہیں۔

سبت کے بارے میں سورۃ النحل میں فرمایا:

إِنَّمَا جُعِلَ ٱلسَّبۡتُ عَلَى ٱلَّذِينَ ٱخۡتَلَفُواْ فِيهِۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ ﴿١٢٤﴾

''سبت (معاشی کاروبار سے اجتناب کا دن) اُن لوگوں کیلئے (سخت) بنایا گیا تھا جنہوں نے اس میں اختلاف کیا۔ اور بیشک تیرا رب روز قیامت کو ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں'' (النحل۔۱۲۴)

اصحاب سبت کو ان کے فسق (عہد کو توڑنے، پختگی سے رائج ہو چکے حکم کی خلاف ورزی جو اصلاح کے بعد معاشرے میں فساد پیدا کرنے کے مترادف ہے) کی بنا پر سخت عذاب میں جکڑا گیا اور پھر سرکشی میں بڑھنے پر انہیں ملعون، دھتکارے ہوئے بندر قرار دے دیا گیا۔ اور قرار دیا کہ اس بات میں اُس زمانے اور بعد کے لوگوں کیلئے بے اعتدالی سے بچنے کیلئے ایک روک، رکاوٹ عبرت اور متقین کے لئے نصیحت ہے۔ نَكَـٰلًا کا مادہ ''ن ک ل'' ہے جس کے معنی سخت، مضبوط بیڑی ہیں۔ کسی کو غلط روش سے روک دیا جائے اور عبرتناک سزا دی جائے۔ یہ روک کا کام دیتی ہے یعنی موجب عبرت۔

جہان عمل میں ارادہ و اختیار کی وسعت پر عائد کردہ قیود انسان کی آزمائش ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان قیود کی پابندی ہی اسے اعلیٰ و ارفع مقام پر لے جاتی ہے وگرنہ قیود سے آزاد ہو کر انسان اور جانور میں فرق انتہائی مختصر رہ جاتا ہے۔ معیشت، کاروبار، تجارت، روزگار میں ایسی کشش پنہاں ہے جو انسان کو اللہ کے احکام، مقرر کردہ حدود اور قیود کی پابندی میں غفلت اور بے اعتدالی پر راغب کر سکتی ہے۔ ایک دن کے کاروبار میں تعطل کے حکم کے خلاف فسق اور سرکشی پر بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو ملعون دھتکارے ہوئے بندر قرار دے کر لوگوں کیلئے ایک عبرتناک مثال بنایا اور متقین کیلئے نصیحت۔ متقین وہ لوگ ہیں جنہیں (کسی دن اور کسی وقت بھی) تجارت کاروبار، خرید و فروخت اللہ کی یاد، (مقررہ اوقات پر) نماز کے قیام اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتے کہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ دیئے جائیں گے (حوالہ النور۔۳۷)۔ رسول کریم ﷺ سے ایمان والوں کو سورۃ التوبہ کی آیت ۲۴ میں یہ کہنے کیلئے بھی کہا گیا کہ اگر وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اللہ اور اُس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم جاری کر دے اور آخر میں بتایا کہ اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

اللہ رب العزت نے اہل ایمان پر اللہ کے فضل کی تلاش میں تجارت، کاروبار وغیرہ میں کسی دن تعطل کا حکم جاری نہیں فرمایا لیکن یوم جمعہ کو نماز کیلئے نداد یئے جانے پر کاروبار کو معطل کرنے کا حکم دیا ہے (سورۃ الجمعہ۔۹)۔

مقام غور ہے کہ اگر سطح سمندر پر ابھر آنے والی مچھلیوں کو دیکھ کر فوری ہاتھ آنے والے منافع کے لالچ پر قابو نہ پانے والے اصحاب سبت دھتکارے ہوئے بندر قرار دیئے گئے ہیں تو پسی ہوئی مرچوں میں ملاوٹ کر کے انہیں ثابت مرچوں کے نرخ سے کم بھاؤ پر بیچنے والے کیا یوم سبت کی خلاف ورزی کرنے والے دھتکارے ہوئے بندروں سے بہتر قرار پا سکتے ہیں؟ کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ اور دو نمبر کی ادویات کا 'کاروبار' کرنے کے باوجود اپنے آپ کو 'مومنین' کہلوانے والوں کیلئے ایک کھلا سوال ہے کہ اصحاب سبت بھی یوم سبت کو سمندر کی سطح پر ابھرنے والی مچھلیوں کو دیکھ کر فوری طور پر ہاتھ آنے والے کاروباری منافع کے لالچ پر قابو نہ پا سکے تھے۔ علامہ اقبال نے کہا:

؎ دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامانِ موت      تیرا فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے دل یا شکم